۴ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:78)

دِل نَرم کرنے کے نُسخے

- جمعہ پڑھنے کے لئے جاتے ہوئے ATM سے پیسے نکالنا کیسا؟ 02
- چَراغاں دیکھنے آنے والی عورتوں کو روکنا چاہئے؟ 05
- کیا اولاد کو گھر دینا باپ کی ذِمّہ داری ہے؟ 10
- بیمار جانور کا گوشت بیچنا کیسا؟ 13

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دِل نرم کرنے کے نُسخے (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۴ صَفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِل نَرم کرنے کے نُسخے

سُوال: اللہ پاک کو کیسے یاد کیا جائے کہ اللہ پاک کا ذِکر سُنتے ہی رونا آجائے؟

جواب: اللہ کریم ہمارا دِل نَرم کردے، دَراَصل ہمارے دِل میں سَختی بَہُت ہوگئی ہے، سَختی پیدا کرنے والے اِتنے اَسباب ہم نے اکٹھے کئے ہوئے ہیں کہ وہ دِل نَرم نہیں ہونے دیتے، جب تک دِل نَرم نہیں ہوگا تو خُشُوع و خُضُوع کیسے آئے گا؟ خُشُوع و خُضُوع تو سمجھو ایک طرح سے اُٹھ چُکا ہے، بَہُت کم رِہ گیا ہے۔ اپنا دل نَرم کرنے کے لئے ❁ حَلال روزی کا اِہتِمام کریں اور حلال ہی کھائیں ❁ شُبہات سے بچیں اور شک و شُبہے کی روزی نہ کھائیں، اگرچہ اِس سے بچنا بہت ہی مشکل ہے، لیکن جتنا ہوسکے کوشش کریں ❁ فُضول بات دِل کو سَخت بناتی ہے، اِس سے بھی ہم نہیں بَچ پاتے ❁ تعجب کے بغیر ہنسنا بھی دِل کو سَخت کرتا ہے، اِس سے بھی ہم کہاں بَچتے ہیں! ❁ بھوک کے بغیر کھانا بھی دِل کو سَخت بناتا ہے، اِس سے

---

1 ...... یہ رِسالہ ۴ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۱ھ بمطابق 1 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے شُعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴۔

www.dawateislami.net

بھی کہاں رُکتے ہیں! ﷺ پھر ہر گُناہ دِل کی سختی کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں نیک بنادے۔ وہ نیک بنادے گا تو اپنے کرم سے خشوع بھی عطا کردے گا اور دِل بھی نَرم ہو جائے گا، پھر آنکھوں میں آنسو بھی آیا کریں گے۔

مقتدیوں نے قعدۂ اخیرہ کی تکبیر نہ سُنی ہو تو کیا کریں؟

سُوال: اِمام صاحب نے قَعدۂ اَخیرہ کے لئے آہستہ آواز میں اللہُ اَکْبَر کہا جو مُقتدیوں نے نہیں سُنا، اِمام صاحِب نے اَلتَّحِیّات وغیرہ پڑھ کر جب سَلام پھیرا تو سجدے میں موجود مُقتدیوں کو معلوم ہوا، اِس صورت میں مُقتدی کیا کریں؟

جواب: مُقتدیوں کو چاہئے کہ اَلتَّحِیّات پڑھ کر سَلام پھیر دیں۔ جن لوگوں کو ادھوری جَماعَت مِلی تھی وہ اَلتَّحِیّات پڑھ کر کھڑے ہو جائیں اور اپنی بَقِیَّہ نماز مکمّل کریں۔

جُمعہ پڑھنے کے لئے جاتے ہوئے ATM سے پیسے نکالنا کیسا؟

سُوال: کیا جُمعہ کی نَماز کے لئے جاتے ہوئے راستے میں رُک کر ATM سے پیسے نکال سکتے ہیں؟

(سوشَل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: پہلی اَذان کے ہوتے ہی (نَمازِ جُمعہ کے لئے جانے کی) کوشش (شُروع کر دینا) واجِب ہے اور بَیع (یعنی خرید وفروخت) وغیرہ اُن چیزوں کا جو سَعی (یعنی کوشِش) کے مُنافی (یعنی خلاف) ہوں، چھوڑ دینا واجِب (ہے)۔[1] اِس لئے جب اَذان ہو جائے تو نَمازِ جُمعہ کے لئے جاتے ہوئے ATM سے پیسے بھی نہیں نِکال سکتے۔

جُلوس میں بھی مسجد کی جَماعَت سے نماز پڑھی جائے

سُوال: جُلوسِ میلاد میں اپنی جماعت کروائی جائے یا مَسْجد جا کر مَسْجد کی جَماعَت کے ساتھ نَماز پڑھی جائے؟

(سوشَل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر کوئی شرعی رُکاوٹ نہ ہو تو مسجد کی جَماعَت کے ساتھ ہی نَماز پڑھنی چاہئے۔

---

1 ..... دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۳/۴۲ – بہارِ شریعت، ۱/ ۷۷۵، حصّہ: ۴۔

جُلوس کے دَوران نمازیں چھوڑنا کیسا؟

سُوال: جُلوس کے دَوران کئی لوگوں کی نَمازیں چُھوٹ جاتی ہیں، اِس بارے میں راہ نُمائی فرمادیجئے۔[1]

جواب: جی ہاں! جُلوس میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نَعرے لگارہے ہوتے ہیں، لنگر لُٹارہے ہوتے ہیں، جبکہ اُدھر مسجد میں اَذانیں اور جَماعتیں ہورہی ہوتی ہیں، یہاں تک کہ نَماز کا ٹائم نکل جاتا ہے اور اُن لوگوں کا لُوٹنا لُٹانا ختم نہیں ہوتا۔ جشنِ وِلادت منانے کا یہ انداز نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کیسا جشنِ وِلادت ہے جس سے نَماز ہی مائینَس (Minus) کردی گئی ہے! نَماز پڑھے بغیر بندہ کس کام کا! میں برسوں سے کہہ رہا ہوں کہ ”میں نیازی ہوں، نیاز کا کھانا کھلانا تسلیم کرتا ہوں، مگر پہلے نَمازی ہوں“ کیونکہ نیاز اگر 100 فیصد شریعت کے مُطابِق کی جائے تو مُسْتَحَب ہے، کریں گے تو ثواب مِلے گا اور نہیں کریں گے تو گُناہ نہیں مِلے گا، یہاں تک کہ جو اِیصالِ ثواب اور نیاز وغیرہ کو جائز مانتا ہو، لیکن اُس نے کبھی زندگی میں ایک مرتبہ بھی نیاز نہ کی ہو تب بھی وہ گُناہ گار نہیں ہوگا، جبکہ نَماز فرض ہے، اِس کو چھوڑنے کی بالکل اِجازت نہیں، اِس لئے **پہلے نَماز ہے اور پھر نیاز ہے۔** نیاز جاری رکّھی جائے، لیکن جیسے ہی شَرِیْعَت کا حُکم اور نَماز کا وَقت آئے تو سب کام چھوڑ کر باجَماعَت نَماز ادا کی جائے۔

جشنِ وِلادت کی سجاوٹ کی اِحتیاطیں

سُوال: جشنِ وِلادت کی سجاوٹ میں کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں؟

جواب: جشنِ وِلادت کی خُوشی میں سَجاوٹ کرنی چاہئے، لیکن شَرِیْعَت کا دامَن تھامنا ضَروری ہے۔ بَعْض لوگ فُٹ پاتھ اور چوک وغیرہ پر جَھنڈے گاڑ دیتے ہیں، یُوں ہی بیچ راستے میں خوبصورت مَناظِر بنادیتے ہیں جس کے لئے کھدائی اور توڑ پھوڑ کرنی پڑتی ہے اور بعد میں ہمیں ہی اُس کا نُقصان ہوتا اور تکلیف پہنچتی ہے۔ ایسا کرنے کی اِجازت نہیں ہے اور یہ اَخلاقی و قانونی طور پر بھی جُرم ہے۔ ایسی سجاوٹ جس سے راستہ گھرے یا تنگ ہو اور لوگوں کو چلنے یا گاڑیوں کو گُزرنے میں

---

[1] ...... یہ اور اِس کے بعد والے دو سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کئے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

مَسْئَلَہ ہو، اُس سے ثواب مِلنے کے بجائے گُناہ مِلے گا اور ایسی سجاوٹ کرنے والوں کو توبہ بھی کرنی ہوگی۔ ساتھ ہی اُن سب لوگوں سے مُعافی بھی مانگنی ہوگی جن کا حق تلف کیا ہے اور یہ بَہُت مشکل کام ہے، کیونکہ یہ کیسے معلوم ہوگا کہ کس کس کو ہماری سجاوٹ کی وجہ سے تکلیف ہوئی!! ایسی صُورت میں جن لوگوں کے بارے میں مَعلوم ہو کہ اُنہیں تکلیف پہنچی ہے اُن سے جاکر مُعافی مانگ لے اور باقی لوگوں کے لئے دُعائے مغفرت کرتا رہے، سچّی نیّت ہوگی اور دِل میں شَرمندگی ہوگی تو اللہ کریم قیامت کے دِن صُلح کروادے گا۔ اللہ پاک کی رَحمت بہُت بڑی ہے۔

رات گئے تک چَراغاں کرنا اور ساؤنڈ سسٹم چلانا کیسا؟

سُوال: میلاد کے ایّام میں مختلف جگہوں پر چَراغاں کے ساتھ ساتھ رات گئے تک ساؤنڈ سسٹم (Sound system) بھی چلتا رہتا ہے، اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بَعض لوگ کان پھاڑ آواز کے ساتھ ساؤنڈ سسٹم چلاتے ہیں جس کی وجہ سے سونے والے سو نہیں پاتے اور مریضوں کو آزمائش ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو کچھ کہا جائے تو کہتے ہیں کہ ”کسی کو تکلیف نہیں ہوتی، سب مَحلّے والے مِل کر کرتے ہیں۔“ ارے بھائی! اگر مَحلّے میں کوئی 92 سال کی بُڑھیا ہو جسے ویسے ہی نیند نہ آتی ہو، کیا ایسی آواز سے اُسے تکلیف نہیں ہوگی! یُوں ہی دُودھ پیتے بچّے کیا سُکون سے سو پائیں گے! اگر بِالفرض کسی گھر کا کوئی نوجوان لڑکا آپ کے ساتھ شامِل ہے اور گھر میں اُس کی بوڑھی دادی موجود ہے جسے اِس ساؤنڈ سسٹم سے تکلیف ہو رہی ہے یا اُسی کے ایک بھائی کو صُبح سویرے کام پر جانا ہوتا ہے یا پڑھنا پڑھانا ہوتا ہے تو اب بھی یہ غَلَط اور گُناہ کا کام ہے۔ اِتنا ہی نہیں! بِالفرض سارا مَحلّہ بھی آپ کے ساتھ شامِل ہو تب بھی کوئی ایک آدھ ایسا ضَرور ہوگا جس کو اِس سب سے تکلیف ہوگی، کیونکہ گھروں میں سارا دن کام کر کے تھک کر سونے والی عَورَتیں موجود ہوتی ہیں، یُوں ہی کئی نوکری پیشہ اَفراد بھی موجود ہوتے ہیں، اُن سب کو اِس سے تکلیف ہوگی۔ بعض لوگ صُبح یا آدھی رات تک ساؤنڈ سسٹم چلا کر یہ کہتے ہیں کہ ”ہم مَدّھم آواز میں چلاتے ہیں“ حالانکہ جسے آپ مَدّھم کہہ رہے ہیں وہ رات کے سنّاٹے میں سونے والوں کے لئے بے سُکونی کا باعث ہوتی ہے، خاص طور پر ساؤنڈ سسٹم کا رُخ جس گھر کی طرف ہوتا ہے اُس میں سونے والوں پر گویا پابندی لگ جاتی ہے، یُوں مَدّھم

www.dawateislami.net

چلانے میں بھی Risk factor(خطرے کا عنصر) موجود ہے۔

اِسی طرح جو لوگ سجاوٹ کرتے ہیں تو ساری رات لائٹیں جلا کر رکھتے ہیں، اُنہیں بھی چاہیے کہ جب تک چہل پہل ہو تو ٹھیک ہے، جب لوگ گھروں پر چلے جائیں اور لائٹنگ دیکھنے والا کوئی نہ ہو تو پھر بند کر دی جائے، تاکہ بجلی کا بے جا اِستعمال نہ ہو۔ ہمیں وہ کام کرنا چاہیے جس سے کسی کو تکلیف کا شُبہ بھی نہ رہے، اپنی ضِد پُوری کرنے کے چکّر میں ہمیں بے حِس نہیں ہونا چاہیے، ہماری اِنہی چیزوں کو لے کر وہ طَبقہ جو میلاد نہیں مناتا، اِعتِراض کرتا اور لوگوں کو بد ظَن کرتا ہے کہ "یہ کیسے عاشقِ رسول ہیں جو لوگوں کو تکلیف پہنچا رہے ہیں اور بجلی کا بے جا اِستعمال کر رہے ہیں! اِدھر مَت جاؤ! یہ یُوں یُوں کرتے ہیں۔" اِس طرح عاشقانِ رسول پر بدنامی کا داغ آتا ہے۔ یہ سمجھ لیجئے کہ ہمیں جشنِ وِلادت کے حوالے سے بھی اور ہر چیز میں گُناہ سے بچنا ہی بچنا ہے، آدھا گُناہ بھی نہیں کرنا، بلکہ Quarter (چوتھائی) گُناہ بھی نہیں کرنا، گُناہ سے بچنا Understood (طے شُدہ) ہے۔ ہمیں تقویٰ و پرہیز گاری کے ساتھ سجاوٹ کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ نُورِ مصطفےٰ کی دِل پر ایسی چمک آئے گی کہ دِل بھی روشن ہو جائے گا۔

چَراغاں دیکھنے آنے والی عَورتوں کو روکنا چاہیے؟

سُوال: چَراغاں دیکھنے کے لئے آنے والی عَورتوں کو روکنے کے لئے اِنتِظامیہ کیا طریقہ اِختیار کرے؟

جواب: اِنتِظامیہ اُنہیں نہ روکے تو اچھا ہے، ورنہ مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔ نہ اُنہیں روکیں اور نہ اُنہیں دیکھیں، کیونکہ اُنہیں دیکھنا بھی خطرناک ہے۔ اَلبتّہ ہم عَورتوں کو مَنْع کرتے ہیں کہ وہ جشنِ وِلادت کا چَراغاں دیکھنے کے لئے نہ نِکلا کریں کہ اِس طرح مَردوں کے ساتھ بالکل Mix ہونے (یعنی مِلنے) کا خطرہ رہتا ہے، یُوں بے پردگی اور بدنِگاہی جیسے گُناہوں کا بھی دروازہ کُھلتا ہے۔ اِس لئے سب عَورتیں "اِسلامی بہنیں" بن جائیں اور چَراغاں یا جلوس وغیرہ دیکھنے کے لئے نہ نِکلا کریں۔ جشنِ وِلادت چار دیواری کے اَندر منائیں۔

بچّیوں کا محفلِ میلاد میں نَعرے لگانا کیسا؟

سُوال: کیا ہم بچّیاں محفلِ میلاد شریف میں نَعرے لگا سکتی ہیں؟ (چھوٹی بچّی کا سُوال)

www.dawateislami.net

جواب: آج کل جوان لڑکی کو بھی بَچّی بول دیتے ہیں۔ اگر 4 یا پانچ سال کی چھوٹی بَچّی نعرے لگاتی ہے تو ٹھیک ہے۔

جشنِ وِلادت منانے والوں کو بے اِحتیاطیوں سے کیسے روکا جائے؟

سُوال: ثناخوان اِسلامی بھائی جشنِ وِلادت منانے والوں کو کیسے بے اِحتیاطیوں اور گُناہوں سے روک سکتے ہیں؟[1]

جواب: میں نے جشنِ وِلادت کے چَراغاں، جُلوس، سَجاوٹ اور دیگر چیزوں کے حوالے سے جو بیان کیا ہے یہ سب مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "صبحِ بہاراں"[2] میں موجود ہے، ثناخوان اِسلامی بھائی یا مُقرِرین اور واعظین اگر اپنے جلسوں، محفلوں اور تقریروں میں اِس رِسالے سے پڑھ کر یا اِس سے تیّاری کر کے لوگوں کا ذِہن بنائیں گے اور اِس کی Campaign (مُہِم) چلائیں گے تو بہُت فائدہ ہو گا اور اُمّت کی اِصلاح ہو گی۔ جس کا ذِہن بنے وہ میری اِس درخواست پر ضرور عَمَل کرے۔ ہم اُمّت کی بہتری چاہتے ہیں۔ کاش! جشنِ وِلادت پر بے جا تنقید کرنے والوں کی بھی ذِہن سازی ہو جائے اور یہ بھی میلاد منانا شُروع کر دیں۔ حکمتِ عَمَلی اپنائی جائے تو یہ سب ہو سکتا ہے۔ میں برسوں سے یہ باتیں عرض کر رہا ہوں، لیکن آج تک کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں آیا جس نے میری اِن باتوں سے اِختِلاف کیا ہو، یہ Normal (عام) سی واجبی باتیں ہیں جنہیں عَقْل بھی تسلیم کرتی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ جنہیں ہم سمجھانا چاہتے ہیں وہ ہماری بات سُنتے ہی نہیں ہیں، یا سُنتے ہیں تو کم سُنتے ہیں۔ جُمعہ کی نَماز پڑھنے آتے ہیں تو آخری وَقْت میں خُطبے کے ٹائم آتے ہیں اور بیان نہیں سُنتے۔ اگر یہ سُننے لگیں تو اِنہیں یہ باتیں سمجھ آنا شُروع ہوں گی اور بہتری آنے لگے گی۔

نئی چیزیں رَبیعُ الاوّل کی کس تاریخ سے اِستِعمال کی جائیں؟

سُوال: نئی چیزیں یکم رَبیعُ الاوّل سے اِستِعمال کریں یا 12 رَبیعُ الاوّل سے؟ (YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: ہم نے جو ترغیب دی ہے وہ 12 رَبیعُ الاوّل کی ہے، 11 رَبیعُ الاوّل کی شام سے اِہتِمام کر لیا جائے۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... یہ رِسالہ امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے جس کے 36 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں جشنِ وِلادت منانے والوں کے واقعات، وقتِ وِلادت کے معجزات، اِجتماعِ میلاد سے راہِ راست پر آنے والوں کی بہاریں، جشنِ وِلادت کے مَدَنی پھول اور مکتوبِ عطّار شامل ہے۔

www.dawateislami.net

رَبیعُ الاوّل میں جُمعہ کا روزہ رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا رَبیعُ الاَوّل کے مہینے میں جُمعہ کے دِن کا روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: ”فتاویٰ رَضویہ“ میں ہے کہ خاص اِس لئے روزہ رکھنا کہ جُمعہ ہے تو جُمعہ کا روزہ رکھتا ہوں، یہ مکروہ ہے۔ لیکن یہ مکروہ ناجائز والا مکروہ نہیں ہے، بس ناپسندیدہ ہے۔ اَلْبَتَّہ ویسے ہی کسی نے روزہ رکھ لیا یا جُمعہ کے دِن چھٹی ہے، اِس لئے روزہ رکھ لیا تو اب یہ مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ بھی نہیں ہے۔[1]

بَیان کیسا ہونا چاہئے؟

سُوال: آج کل لوگوں میں بَیانات سُننے کا رُجحان کم ہوتا جارہا ہے، اِس کے لئے کیا کیا جائے؟[2]

جواب: لوگ بَیانات کیوں نہیں سُنتے؟ اِس کے اَسباب پر غور کرنا چاہئے۔ جنرل بات کروں تو آج کل حالت یہ ہے کہ اگر رَش ہوگا اور پبلک زیادہ ہوگی تو ہم سے بیان ہوجائے گا۔ تھوڑے لوگ ہوں گے تو آواز بیٹھ جائے گی یا بیان ہی نہیں کریں گے اور کسی اور کو آگے بڑھادیں گے۔ بَیان کے دَوران اگر لوگوں نے ”سُبْحٰنَ الله، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، نعرۂ تکبیر!“ وغیرہ کی صَدائیں نہیں لگائیں تو کہیں گے کہ ”یار! ٹھنڈے لوگ ہیں۔“ اُن سے خود کہنا شروع کردیں گے کہ ”بولو بولو! سُبْحٰنَ الله بولو! نعرے لگاؤ! چپ کیوں بیٹھے ہو؟“ ہر فَرد ایسا نہیں کرتا، لیکن ہر ایک کو غور کرلینا چاہئے کہ کہیں میں تو ایسا نہیں ہوں؟ حُبِّ جاہ[3] کا مریض تو نہیں ہوں کہ زِیادہ مَجمع میں ہی مجھے مزہ آتا ہو اور الله پاک کے لئے مجھے بولنا نہ آتا ہو؟ جو الله پاک کے لئے بیان کرے گا تو وہ تین آدمیوں میں بھی بیان کرلے گا اور ایک لاکھ میں بھی بیان کرلے گا۔ لیکن اب صورتِ حال ایسی ہے کہ الله پاک کے لئے بیان نہیں ہوتا، لوگوں کے لئے اور اپنی واہ واہ کروانے کے لئے بیان ہوتا ہے۔ مزے لینے کے لئے بیان نہیں کرنا چاہئے، ایک فَرد بھی ہو تو ہمیں بیان کرنا چاہئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کا واقعہ ہے کہ کوئی شخص آپ کے پاس کسی کو لے کر آیا اور عَرض کی کہ آپ اِن کو کوئی حدیثِ

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۵۵۹ ماخوذاً۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... شہرت و عزّت کی خواہش کرنا حُبِّ جاہ کہلاتا ہے۔ (إحیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، ۳/ ۳۳۹ ماخوذاً- احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۸۲۲)

www.dawateislami.net

مُبارَک کہ سُنادیجئے، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک حدیث اُنہیں سُنادی، جس شَخْص کو حدیث سُنائی وہ حیران ہوگیا کہ اِتنے بڑے عالِم اور بُزُرگ نے مجھ اکیلے کو حدیث سُنادی تو دوسرا کہنے لگا: میں تمہیں اِن کے تواضُع کی شِدّت دکھانے لئے لایا تھا کہ اِن کے اندر اِتنی اِنکساری ہے۔[1] اِسی طرح ایک اور بُزُرگ کا بھی واقعہ ہے کہ اُنہوں نے اپنا وَعْظ خَتْم کیا تو کوئی آدمی آیا جو وعظ سُننے سے مَحروم رہ گیا تھا اور اُسے اِس بات کا بَہُت افسوس ہورہا تھا تو اُنہوں نے اُس اکیلے کے لئے وہی وَعظ دوبارہ فرمایا۔ اِس طرح بُزُرگوں کے اور واقعات بھی ہیں۔ دراصل لوگ ہمارے انداز سے سیر ہوجاتے ہیں، اُن کا دل بَھر جاتا ہے، اِس لئے وہ اُکتاہٹ کی وجہ سے سُننے نہیں آتے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے بیان میں تبدیلی لائیں، سُنّتیں بیان کریں، اُن کے گھر میں جو مسائل ہیں اُن کا حل بیان کریں، گھر میں کیسے جانا ہے؟ سلام کرنا ہے، ماں باپ سے کیا سُلوک کرنا ہے؟ بہن بھائیوں سے کیسے بات کرنی ہے؟ پانی کیسے پینا ہے؟ کھانا کیسے کھانا ہے؟ اِس طرح کی چیزیں آپ سکھانا شروع کردیں، آپ کی مَسْجِدیں نہ بھریں تو مجھے کہنا۔ میں تو اُس وَقْت سے بیانات کررہا ہوں جب آپ میں سے بھاری تعداد پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔ مجھے بھی بیان کے انداز کی کوئی خاص شُد بُد نہیں ہے، لیکن اللہ پاک کی رَحمت ہے کہ میں اگر کہوں کہ لاکھوں مجھے سُنتے ہیں تو غَلَط نہیں ہے، میرا انداز بِالکُل الگ ہے، جو بھی میرے انداز کے مُطابِق چلے گا اِنْ شَآءَ اللہ اُس کی Gathering (یعنی اُس کے آس پاس بھیڑ) ہوگی، لوگوں کے اِیمان مَضبوط ہوں گے اور وہ سُن سُن کر پکّے سُنّی بن جائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ میری اِن باتوں سے کوئی اِختِلاف کرجائے یا ناراض ہوجائے، کیونکہ بَعض اَوقات ذِہن ایک بات سے ہٹ کر دوسری بات سمجھ نہیں پاتا، لیکن میں یہ سب اُمّت کی ہمدردی میں کہہ رہا ہوں، اِس انداز سے مَسجدوں میں بھیڑ ہوجائے گی، بیان سُننے والوں کی تعداد بھی بڑھ جائے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو بھی لُطف آئے گا۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور ہمیں اِخلاص عطا فرمادے۔

مرنے کے بعد دیکھیں گے

سُوال: کسی کو بولیں کہ یہ کام اچّھا نہیں ہے تو کہتا ہے کہ "مرنے کے بعد دیکھیں گے" ایسا کہنا کیسا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

1 ...... تنبیہ المغترین، الباب الرابع فی جملۃ أخریٰ من الأخلاق، ص۲۲۸ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جواب: یہ کہنا کہ ”مرنے کے بعد دیکھیں گے یا دیکھی جائے گی“ بہت بڑی بے باکی ہے۔ اگر گُناہ سے روک رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ”مرنے کے بعد دیکھی جائے گی“ تو یہ خطرناک بات ہے، ایسی بات نہیں کہنی چاہئے، اِس سے توبہ کرنی چاہئے۔

دُنیاوی وظیفے کے ذریعے رِضائے اِلٰہی کیسے حاصل ہو؟

سُوال: اِنسان کوئی وظیفہ پڑھ کر اللہ کریم کی رِضا کیسے حاصل کر سکتا ہے؟ کیونکہ وظیفہ وہ اپنے مَقْصد کے لئے کرتا ہے؟

جواب: مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”منہاجُ العابِدین (مُترجم)“ میں ہے: بَعْض مشائخ سے پوچھا کہ بعض اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا معمول رہا ہے کہ وہ تنگدستی کے دِنوں میں سورۂ واقعہ کی تِلاوت کرتے ہیں تو کیا اِس سے یہ مُراد و نیّت نہیں ہوتی کہ اللہ کریم اُن کی اِس تنگدستی کو دُور فرمادے اور دُنیا کو اُن پر فَراخ فرمادے؟ تو آخرت کے عَمَل سے سامانِ دُنیا کا اِرادہ کیسے دُرُست ہو سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جو جواب عطا فرمایا اُس کا مفہوم یہ تھا کہ اُن بُزُرگوں کی مُراد یہ ہوتی تھی کہ اللہ پاک اُنہیں قناعت عطا فرمائے یا پھر اِتنا رِزق عطا فرمائے کہ عِبادت پر آسانی اور تَعْلِیم و تَعَلُّم (یعنی پڑھنے پڑھانے) پر قوّت حاصل ہو جائے اور یہ نیّت نیک اِرادوں میں سے ہے، دُنیا کے اِرادوں میں سے نہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ رِزق کے مُعاملے میں سختی اور تنگدستی کے وَقْت سورۂ واقِعہ پڑھنے سے متعلق حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے اَحادیث و آثار وارِد ہیں، حتّٰی کہ بوقتِ وِصال جب حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اِس بات پر مَلامت کی گئی کہ آپ نے اپنی اَولاد کے لئے کوئی مال نہیں چھوڑا تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: میں اُن کے لئے سورۂ واقعہ چھوڑے جا رہا ہوں۔[1]

اِس کا خُلاصہ یہ ہے کہ صرف دُنیا جمع کرنے، بینک بیلنس بڑھانے اور بڑے بڑے پلازے کھڑے کرنے کے لئے اگر سُورۂ واقعہ پڑھتا ہے اور اِس کے علاوہ کوئی اچھی نیّت نہیں ہے تب وہ عَمَل صرف دُنیا کا ہے اور اُس نے عَمَلِ آخرت سے دُنیا طَلَب کی، لیکن یہاں بُزُرگوں سے منسوب جو بات ہے اُس میں یہ ہے کہ یہ حضرات اِس لئے سورۂ واقعہ پڑھتے تھے تاکہ اللہ پاک اِنہیں قَناعت دے، تھوڑی روزی پر بھی اِن کا دِل مُطْمَئن ہو جائے اور زِیادہ طَلَبی کی حِرص (لالچ) نہ

---

1 ...... منہاج العابدین، الباب السادس، ص ۱۶۵ - منہاج العابدین (مترجم)، ص ۳۶۸۔

www.dawateislami.net

رہے۔ اِتنی روزی مِل جائے جس سے وہ اللہ پاک کی عِبادَت کرسکیں۔ اگر اِنسان کے پاس بالکُل پیسے نہ ہوں تو وہ کھائے گا کیا؟ اور کھائے گا نہیں تو عِبادَت کیسے کرے گا؟ نیز عِبادَت میں دِل کیسے لگے گا؟ اِس لئے اِتنا ہو کہ پیٹ بَھر جائے، تَن ڈھک جائے اور سَر چُھپ جائے، تاکہ کسی کی محتاجی نہ رہے اور بھیک نہ مانگنی پڑے، ایسا روزی کا بندوبست ہو کہ اِن کا گُزارا ہوتا رہے اور مال کی ریل پیل نہ ہو، جیسے آج کل ہمارے ہاں انداز ہے کہ جتنا مال زِیادہ ہوتا ہے اُتنی حِرص اور لالچ زیادہ ہوتی ہے کہ اور بڑھے اور بڑھے، پھر بعض اوقات ڈاکو جھاڑو پھیر جاتے ہیں۔ تو اِن حضرات کا پڑھنا اِس لئے تھا کہ اِتنا مِل جائے جس سے پیٹ بھر جائے، عِبادَت پر طاقت حاصِل ہو اور وہ Tension free (ذہنی دباؤ سے فارِغ) رہیں، ورنہ پیسوں کی فِکر رہے گی کہ بچّے کیا کھائیں گے؟ بچّوں کی امّی کیا کھائے گی؟ کیا پہنے گی وغیرہ۔ اِس طرح کی فِکروں میں عِبادَت میں دِل نہیں لگے گا، یُوں ہی جو نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور دَرس وتَدریس کرتے ہیں اُن میں بھی اِتنی طاقت بَحال رہے کہ وہ لوگوں کو پڑھا سکیں۔ یہ اُس دور کی باتیں ہیں جب مُدَرِّسین دین پڑھانے، قرآن سکھانے اور حِفظ کرانے کی تنخواہ نہیں لیتے تھے۔ صرف اللہ پاک کی رِضا کے لئے پڑھاتے تھے۔ اب جو تنخواہ لی جاتی ہے وہ اُس وَقت جائز نہیں تھی، بعد میں عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام نے شَرِیعت کے دائرے میں رہ کر فتویٰ دیا کہ یہ جائز ہے،[1] یُوں اب تنخواہ لی جاتی ہے۔ اللہ پاک روزی کا ایسا بندوبست کردے کہ دین کا کام ہوتا رہے اور عِبادَت ہوتی رہے۔

کیا اَولاد کو گھر دینا باپ کی ذِمّہ داری ہے؟

سُوال: کیا اولاد کو گھر دینا باپ کی ذِمّہ داری ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جب تک اَولاد باپ کی کفالت میں ہے تب تک باپ پر لازِم ہے کہ اُسے رہائش یعنی رہنے کی جگہ فراہم کرے۔[2] اَلبتہ اَولاد زیرِ کفالت نہ رہے، مثلاً جب اَولاد کی شادی ہو تو اُسے گھر دِلانا باپ کے ذِمّے نہیں ہے۔

پریشانی کے عالَم میں اِنسان کیا کرے؟

سُوال: اگر اِنسان پریشانی کے عالَم میں ہو اور پریشانی حل ہوتی بھی دِکھائی نہ دیتی ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

---

1. بہارِ شریعت، ۳/۱۴۶، حصہ: ۱۴۔
2. الجوھرۃ النیرۃ، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۵۔

www.dawateislami.net

جواب: اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کریں۔ اِس حوالے سے بہت سارے اَوراد و وظائف آپ کو مکتبۃ المدینہ کی کتاب "مَدَنی پنج سُورہ" [1] میں مِل جائیں گے، وہ پڑھیں، نماز کی پابندی کریں اور نماز کے بعد خصوصاً دُعا کریں، کیونکہ نماز کے بعد خاص طور پر دُعا قبول ہوتی ہے۔[2]

پانچ افضل اَنْبیائے کِرام

سُوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَلاوہ کون سے اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دیگر اَنْبیا سے افضل ہیں؟

جواب: ہمارے پیارے نبی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام افضل ہیں، اِن کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا مرتبہ ہے، پھر حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام افضل ہیں اور پھر حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا مرتبہ سب سے زِیادہ ہے۔ اِن پانچ اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو "اُولُو الْعَزْم" کہا جاتا ہے۔[3]

پھولے نہیں سماتے ہیں عطّار آج تو

سُوال: اِس شعر کی وَضاحت فرما دیجئے۔ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

پُھولے نہیں سماتے ہیں عطّار آج تو
دُنیا میں آج آقائے عطّار آ گئے (وسائلِ بخشش)

جواب: "پُھولے نہیں سمانا" ایک مُحاوَرہ ہے، جسے بہت زیادہ خوشی ہو رہی ہو اُس کے لئے یہ مُحاوَرہ بولا جاتا ہے۔ اِس شعر کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ جب کسی کا پیارا اور مَحبوب آتا ہے تو اُسے بہت خوشی ہوتی ہے اور آج اللہ کے پیارے، اللہ کے مَحبوب اور غَم خوارِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہیں اِس لئے آج "عطّار" بہت خوش، بہت خوش اور بہت خوش ہے کہ اُس کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آج وِلادت ہوئی ہے۔

---

1 ...... یہ کتاب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے جس کے 419 صفحات ہیں۔ یہ کتاب مشہور قرآنی سُورتوں، دُرودوں، رُوحانی و طِبّی عِلاجوں اور مفید معلومات کا دلچسپ مجموعہ ہے جس کا ہر گھر میں ہونا مفید ہے۔ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہے۔

2 ...... فضائلِ دُعا، ص ۱۲۰-۱۲۱ ماخوذاً۔

3 ...... تفسیر قرطبی، پ ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۳۵، ۸/ ۱۵۹۔

www.dawateislami.net

وِلادت گاہِ مصطفےٰ پر دُعا قبول ہوتی ہے

سُوال: وِلادت گاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آپ کی حاضری کا کیا انداز رہا تھا؟(مکّۂ مکرّمہ سے سُوال)

جواب: پاؤں سے چَل کر گیا تھا، سَر کے بَل جانا میرے بَس میں ہوتا تو یہ بھی کر گُزرتا۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت گاہ اَدَب کا مقام اور زِیارت گاہ ہے، اُس کا دیدار کرنا سعادت کی بات ہے۔ اُس کے قُرب میں دُعا بھی قبول ہوتی ہے، کیونکہ وہ جگہ جہاں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تشریف لانا ثابت ہو ”مَشْہَد“ کہلاتی ہے اور مَشْہَد کے پاس دُعا قُبول ہوتی ہے۔[1] وِلادت گاہ تو وہ مقام ہے جہاں آپ دُنیا میں سب سے پہلے تشریف لائے، یُوں وہ قُبولیتِ دُعا کا مقام ہے۔ اللہ پاک ہمیں بار بار اُس کی زِیارت نصیب فرمائے۔

دَرَخت نے گواہی دی

سُوال: کیا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بُلانے پر دَرَخت بھی چَل کر آجاتے تھے؟[2]

جواب: جی ہاں! صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک سَفَر میں تھے، ایک اَعرابی (یعنی گاؤں سے تعلق رکھنے والا) آپ کے پاس آیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کو اِسلام کی دَعوت دی، اُس نے سُوال کیا کہ کیا آپ کے نبی ہونے پر کوئی گواہ بھی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ ہاں! یہ دَرَخت جو میدان میں ہے، میرے نبی ہونے پر گواہی دے گا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس دَرَخت کو بُلایا، وہ فوراً ہی زمین چیرتا ہوا اپنی جگہ سے چَل کر حاضِر ہوگیا اور اُس نے اُونچی آواز سے تین مرتبہ آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کو اِشارہ فرمایا تو وہ دَرَخت زمین میں چلتا ہوا اپنی جگہ پر چلا گیا۔[3] ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ اُس دَرَخت نے اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آکر ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ“ کہا، اَعرابی نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ صَلَّی اللہُ

---

1. ...... فضائلِ دعا، ص۱۳۶۔
2. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
3. ...... المواھب اللدنیة وشرح الزرقانی، باب کلام الشجر لہ وسلامھا علیہ...الخ، ۶/ ۵۱۵ - ۵۱۶۔

www.dawateislami.net

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو سجدہ کرنے کی اِجازت طَلَب کی، وہ نہ ملی، پھر عَرض کیا: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ اِجازت دیں تو میں آپ کے ہاتھ مُبارَک اور پاؤں مُبارَک چوموں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کی اجازت دے دی، چُنانچہ اُس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ مُبارَک اور پاؤں مُبارَک کو بڑی مَحبّت کے ساتھ چُوم لیا۔[1] اِس واقِعہ سے معلوم ہوا کہ دَرَخت بھی اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جانتے اور آپ کا حُکْم مانتے ہیں۔ ہمیں بھی اللہ پاک کے رسول کے اَحکام پر عَمَل کرنا چاہیے۔

بیمار جانور کا گوشت بیچنا کیسا؟

سُوال: بیمار جانور کا گوشت بیچنا کیسا؟

جواب: ایسا گوشت بیچنا قانوناً جُرم ہے، یہ صحّت کے لئے بھی نُقصان دِہ ہوتا ہے اور یہ عیب بھی ہے، کیونکہ اگر کسی گاہک کو معلوم ہو گا کہ یہ بیمار جانور کا گوشت ہے تو وہ گلی بدل جائے گا، خریدے گا نہیں۔

قُربانی کے پیسوں سے لنگر کرنا کیسا؟

سُوال: میں نے پُورا سال قُربانی کے لئے پیسے جَمع کر کے رکھے تھے، مجھے قُربانی کا جانور مِل نہیں سکا۔ کیا میں اُن پیسوں سے 12 رَبیعُ الاَوَّل کا لنگر کر سکتا ہوں؟ یا قُربانی ہی کرنی ہو گی؟

جواب: اگر قُربانی آپ پر واجِب تھی، اِس کے باوُجود قُربانی نہیں کی اور وَقْت گُزر گیا، تو اب قُربانی کی شرائط کے مُطابق ایک جانور خرید کر زِندہ کسی شَرعی فقیر کو صدقہ کر دیں[2] اور چاہیں تو دوسرے پیسوں سے لنگر بھی کر لیں۔

(**امیرِ اَہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے قریب بیٹھے ہوئے مُفتی صاحِب نے فرمایا:) بکرا یا بکری کی قیمت بھی صَدقہ کر سکتے ہیں، کیونکہ ابھی اُنہوں نے جانور خریدا نہیں ہے، اگر خرید لیتے تو پھر اُسی کو صَدقہ کرنا ضَروری ہوتا۔[3]

---

1 ...... الشفا، فصل فی کلام الشجر وشھادتھا لہ بالنبوۃ... الخ، ۱/ ۲۹۹ ملخصاً۔

2 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الاُضحیة، الباب الاول فی تفسیرھا... إلخ، ۵/ ۲۹۳۔

3 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاُضحیة، ۹/ ۵۳۱۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	رَبِیْعُ الاوّل میں جُمعہ کا روزہ رکھنا کیسا؟	7
دِل نَرم کرنے کے نُسخے	1	بَیان کیسا ہونا چاہئے؟	7
مقتدیوں نے قعدۂ اخیرہ کی تکبیر نہ سُنی ہو تو کیا کریں؟	2	مَرنے کے بعد دیکھیں گے	8
جُمعہ پڑھنے کے لئے جاتے ہوئے ATM سے پیسے نکالنا کیسا؟	2	دُنیاوی وظیفے کے ذریعے رضائے اِلٰہی کیسے حاصل ہو؟	9
جُلوس میں بھی مسجد کی جَماعت سے نَماز پڑھی جائے	2	کیا اولاد کو گھر دینا باپ کی ذِمّہ داری ہے؟	10
جُلوس کے دَوران نَمازیں چھوڑنا کیسا؟	3	پَریشانی کے عالَم میں اِنسان کیا کرے؟	10
جشنِ وِلادت کی سجاوٹ کی اِحتیاطیں	3	پانچ اَفضل اَنبیائے کِرام	11
رات گئے تک چَراغاں کرنا اور ساؤنڈ سسٹم چلانا کیسا؟	4	پُھولے نہیں سماتے ہیں عطّار آج تو	11
چَراغاں دیکھنے آنے والی عورتوں کو روکنا چاہئے؟	5	وِلادت گاہِ مصطفےٰ پر دُعا قُبول ہوتی ہے	12
بچیوں کا محفلِ میلاد میں نعرے لگانا کیسا؟	5	دَرَخت نے گواہی دی	12
جشنِ وِلادت مَنانے والوں کو بے اِحتیاطیوں سے کیسے روکا جائے؟	6	بیمار جانور کا گوشت بیچنا کیسا؟	13
نئی چیزیں رَبِیْعُ الاوّل کی کس تاریخ سے اِستعمال کی جائیں؟	6	قُربانی کے پیسوں سے لنگر کرنا کیسا؟	13

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنّف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیرِ قرطبی	ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
الجوهرة النيرة	امام ابو بکر بن علی الحدادی، متوفی ۸۰۰ھ	کراچی
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فضائلِ دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
إحياء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
الشفا بتعريف حقوق المصطفى	قاضی عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
المواهب اللدنية وشرح الزرقاني	محمد الزرقانی بن عبد الباقی المصری الازہری المالکی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تنبيه المغترين	عبد الوہاب بن احمد بن علی الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
منهاج العابدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ”غور و فکر“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net